اشاعتِ اوّل: رجب المرجّب 1440ھ/مارچ 2019

مسلمان خواتین کے لیے حیا کے تحفظ پر مبنی اسلامی تعلیمات

خواتین کے لیے
راہ چلنے کے آداب واحکام

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

اُن مسلمان بہنوں

کے نام

جن کے لیے

حیا اور اللہ کی رضا

ساری کائنات سے زیادہ

اہم ہے۔۔

کروڑوں رحمتیں ہوں اُن پر !!

اپنی حیا اور عِفّت کی حفاظت پر عظیم انعام

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”جب عورت پنج وقتہ نماز ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی حیا اور عِفّت کی حفاظت کرے اور (جائز کاموں میں) اپنے شوہر کی اطاعت کرے؛ تو وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔“

جیسا کہ صحیح ابن حبان میں ہے:

٤١٦٣: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خُمُسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا: دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ».

پردہ عورت کے لیے انعامِ خداوندی:

اللہ تعالیٰ نے عورت کو پردہ کرنے کا حکم دیا ہے جو کہ عورت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا انعام ہے، اسی پردے میں عورت کی عزت ہے، یہی عورت کی حیا کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ جو عورت پردہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کی بے شمار نعمتیں عطا کرتا ہے، جن میں سے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی عورت سے راضی ہو جاتا ہے، ظاہر ہے کہ ایک مسلمان عورت کے لیے اس سے بڑھ کر نعمت اور خوشی اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ اس سے راضی ہو جائے۔

عورت سراپا پردہ ہے:

سنن الترمذی میں ہے:

١١٧٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «المَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ».

ترجمہ: حضوراقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”عورت سراپا پردہ ہے، جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانکتا ہے۔“

یعنی شیطان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو اس بات پر ابھارے کہ وہ اس عورت کو دیکھ کر بد نظری اور دیگر گناہوں میں مبتلا ہوں۔

عورت کے لیے افضل جگہ:

اللہ تعالیٰ کو عورت کا پردے میں رہنا اتنا پسند ہے کہ عورت جتنا پردے میں رہتی ہے اور جتنا زیادہ اپنے آپ کو نا محرم مردوں سے چھپاتی ہے تو اتنا ہی اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے، حتی کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”عورت تو پردے کی چیز ہے، جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔ اور عورت اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے کسی کونے اور پوشیدہ جگہ میں ہو۔“ صحیح ابن حبان میں ہے:

٥٥٩٩- عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَت اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنْ رَبِّهَا إِذَا هِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا».

اس حدیث شریف میں صراحت سے یہ فرمایا گیا ہے کہ عورت تو پردے کی چیز ہے اور عورت اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے کسی پوشیدہ حصے میں ہو، اس سے عورت کے لیے پردہ کرنے، پردے میں رہنے اور بلاضرورت گھر سے نہ نکلنے کی بڑی فضیلت واہمیت معلوم ہوتی ہے۔

عورت کے لیے نماز پڑھنے کی افضل جگہ:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''عورت کے لیے صحن میں نماز پڑھنے سے زیادہ افضل یہ ہے کہ وہ کمرے میں نماز پڑھے، اور کمرے میں بھی زیادہ افضل یہ ہے کہ وہ کسی کونے (اور پوشیدہ جگہ) میں نماز ادا کرے۔''

سنن ابی داود میں ہے:

٥٧٠: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلاَةُ الْمَرْأَةِ فِى بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِهَا فِى حُجْرَتِهَا، وَصَلاَتُهَا فِى مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِهَا فِى بَيْتِهَا».

سبحان اللہ! نماز جیسی اہم عبادت میں بھی پردے کا خوب اہتمام کرنے کی فضیلت اس حدیث مبارک سے واضح ہو جاتی ہے۔

مرد اور عورت کی نماز میں فرق کی وجہ:

شریعت نے عورت اور مرد کے مابین نماز کے معاملے میں بھی واضح فرق رکھا ہے، جس کی وجہ سے متعدد مقامات میں عورت کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہے، مرد اور عورت کی نماز میں فرق کی وجہ

بھی یہی ہے کہ عورت نام ہی حیا اور پردے کا ہے، اس لیے عورت کے لیے نماز میں وہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے جو عورت کے لیے زیادہ ستر اور پردے کا باعث ہو اور یہی طریقہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

جیسا کہ امام محدث بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَجماعُ مَا يُفَارِقُ الْمَرْأَةَ فِيهِ الرَّجُلُ مِنْ أَحْكَامِ الصَّلاةِ رَاجِعٌ إِلَى السَّتْرِ، وَهُوَ أَنَّهَا مَأْمُورَةٌ بِكُلِّ مَا كَانَ أَسْتَرَ لَهَا.

(السنن الكبرى للبيهقي، باب مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْأَةِ مِنْ تَرْكِ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ)

ترجمہ: مرد اور عورت کی نماز میں باہمی فرق کے تمام تر مسائل کی بنیاد ستر اور پردہ ہے، چنانچہ عورت کو نماز میں اسی طریقے کا حکم دیا گیا ہے جو عورت کے لیے زیادہ ستر اور پردے کا باعث ہو۔

عورت کے لیے گھر سے باہر نکلنے میں شرعی احکام کی پاسداری:

اس ساری تفصیل سے معلوم ہوا کہ پردہ عورت کے لیے نہایت ہی اہم ہے اور اس کے لیے گھر میں رہنا ہی اصل حکم ہے، اسی میں اللہ کی رضا ہے، البتہ شریعت نے شدید مجبوری میں عورت کو گھر سے نکلنے کی اجازت دی ہے، لیکن یہ اجازت بھی چند شرائط کے ساتھ ہے، ان شرائط کی رعایت کرتے ہوئے عوت باہر نکل سکتی ہے، ان شرائط اور احکام کی روشنی میں شریعت عورت کو گھر سے نکلتے وقت پردے کا پابند بناتی ہے کہ وہ گھر واپس لوٹنے تک گھر سے باہر بھی پردے کے تمام احکام کی پاسداری کرے، اپنی حیا کی حفاظت کرے اور ہر اُس کام سے بچنے کا خصوصی اہتمام کرے جس سے کسی بھی قسم کی بے پردگی ہوتی ہو، جب عورت شرعی برقعہ پہن کر مکمل شرعی پردے کے ساتھ باہر نکلتی ہے تو اس کے لیے شریعت نے راستے میں چلنے کے بھی کچھ احکام وآداب مقرر فرمائے ہیں تاکہ راہ چلتے ہوئے عورت ان آداب واحکام کی پاسداری کرے۔ ان تمام احکام وآداب میں عورت کے لیے دنیوی اور اُخروی فائدے ہیں، اس کی حیا اور عزت کا تحفظ ہے۔

ذیل میں عورت کے لیے راہ چلنے کے آداب واحکام بیان کیے جاتے ہیں۔

خواتین کے لیے راہ چلنے کے آداب واحکام

1۔ راہ چلتے ہوئے نظر کی حفاظت:

راہ چلتے ہوئے جس طرح مرد حضرات کے لیے غیر محرم عورتوں سے نگاہ کی حفاظت ضروری ہے اسی طرح یہ حکم عورتوں کے لیے بھی ہے کہ وہ غیر محرم اور اجنبی مردوں سے نگاہوں کی حفاظت کرے کیوں کہ بد نگاہی سنگین گناہ ہے، چنانچہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں عورتوں کو بھی نگاہوں کی حفاظت کا حکم فرمایا ہے:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ. (سورۃ النور آیت:31)

ترجمہ: اور مؤمن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

بد نظری آنکھوں کا زنا ہے!

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں، ان کا زنا بد نظری ہے، چنانچہ صحیح مسلم میں ہے:

٦٩٢٥: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَى مُدْرِكٌ ذَلِكَ لا مَحَالَةَ، فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الاِسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلاَمُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى، وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ».

بد نظری کرنے اور بد نظری کا ذریعہ بننے پر لعنت کی وعید:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہے بد نظری کرنے والے پر اور اس پر جو اپنے آپ کو بد نظری کے لیے پیش کرے۔

شعب الایمان میں ہے:

٧٣٩٩- عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ النَّاظِرَ والْمَنْظُورَ إِلَيْهِ».

نظروں کی حفاظت راستے کے حقوق میں سے ہے!

احادیث مبارکہ میں راستے کے جو حقوق بیان فرمائے گئے ہیں ان میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ غیر محرم سے نظروں کی حفاظت کی جائے۔ یہ حکم جس طرح مردوں کے لیے ہے اسی طرح خواتین کے لیے بھی ہے کہ وہ راہ چلتے ہوئے غیر مردوں سے اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، چنانچہ صحیح مسلم میں ہے:

٥٦٨٥: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ»، قَالُوا: وَمَا حَقُّهُ؟ قَالَ: «غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الأَذَى وَرَدُّ السَّلامِ وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ».

2۔ خواتین کے لیے راستے کی کسی ایک جانب چلنے کا حکم:

خواتین کے لیے راستے کے درمیان میں چلنے کی اجازت نہیں بلکہ احادیث کی رو سے ان کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ راستے کے دائیں یا بائیں کسی ایک جانب ہو کر چلیں، اس طرح کسی ایک طرف چلنے کے متعدد فوائد ہیں کہ اس سے راستے کے درمیان والا حصہ مردوں کے لیے خاص ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں عورتوں کا مردوں کے ساتھ اختلاط بھی نہیں ہوتا، آمنا سامنا بھی نہیں ہوتا اور راہ چلنے والے مردوں کے لیے پریشانی بھی نہیں ہوتی بلکہ ان کو باآسانی راستہ مل جاتا ہے اور انھیں عورتوں کے کسی ایک طرف ہونے کا بھی انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ چنانچہ شعب الایمان میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے لیے راستے کے درمیان میں چلنے کا حق نہیں۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ مسجد کے باہر کھڑے تھے کہ راستے میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہو گیا تو حضور ﷺ نے عورتوں سے فرمایا کہ ''پیچھے ہٹو، تمھیں راستے کے درمیان میں چلنے کا حق نہیں، بلکہ تم پر لازم ہے کہ راستے کے ایک طرف ہو کر چلو۔'' چنانچہ اس ارشاد کے نتیجے میں عورت راستے کے ایک طرف اس قدر دیوار سے لگ کر چلتی کہ دیوار میں اس کے کپڑے وغیرہ اٹک جاتے۔

٧٤٣٦: عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ لِلنِّسَاءِ سَرَاةُ الطَّرِيقِ» يَعْنِي وَسَطَ الطَّرِيقِ، هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ الْفَقِيهِ، وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَبِي عَبْدِ اللهِ وَصَاحِبِهِ: «يَعْنِي وَسَطَ الطَّرِيقِ»، وَزَادَ وَقَالَ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ: فَصَحِبْتُ أَبَا عُبَيْدٍ فِي طَرِيقِ الْجَامِعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا عُبَيْدٍ، لَيْسَ لِلنِّسَاءِ سَرَاةُ الطَّرِيقِ؟ قَالَ: يَمْشِينَ فِي الْجَنَبَاتِ.

٧٤٣٧: عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ: «اسْتَأْخِرْنَ، لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ، عَلَيْكُنَّ حَافَّاتِ الطَّرِيقِ»، فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ، حَتَّى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالشَّيْءِ يَكُونُ فِي الْجِدَارِ مِنْ لُزُومِهَا بِهِ.

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مردوں اور عورتوں کا باہمی اختلاط اور رش کا ہونا ممنوع ہے، اس لیے عورتوں کو راستے میں اس طرح چلنا چاہیے کہ ان کا مردوں کے ساتھ اختلاط نہ آئے۔

اس ارشادِ نبوی سے درج ذیل تعلیمات سامنے آتی ہیں:

- خواتین راستے کے درمیان میں نہ چلیں بلکہ دائیں یا بائیں کسی ایک طرف ہو کر چلیں۔
- خواتین راستے میں مردوں کے ساتھ گُھل مل کر رش نہ بنائیں، مردوں کے درمیان میں بھی نہ چلیں اور نا ہی باہمی اختلاط کریں بلکہ مردوں سے کسی ایک طرف اور الگ ہو کر چلیں۔
- خواتین راستے میں اس طرح نہ چلیں کہ وہ راستے کو بند کر کے راستے پر قبضہ جما لیں اور مردوں کو گزرنے کا راستہ ہی نہ ملے، بلکہ ایک قطار کی طرح یوں چلیں کہ گزرنے والوں کو مشکلات نہ ہوں۔

آجکل افسوس ناک صورتحال یہ ہے کہ خواتین راستے کے درمیان میں چلتی ہیں اور اس طرح چلتی ہیں کہ راستے کو بند کر لیتی ہیں کہ مردوں کے لیے گزرنے کا راستہ ہی نہیں دیتیں بلکہ بے پرواہی کے انداز میں چلتی جاتی ہیں حتی کہ مردوں کو ایک طرف ہونے کے لیے آواز دے کر تنبیہ کرنی پڑتی ہے، یہ کس قدر حیا

کے خلاف بات ہے کہ ایک مسلمان عورت کو آواز دینے کی ضرورت پڑ جائے!! ہماری مسلمان بہنوں کو راہ چلتے ہوئے یہ احساس ہونا چاہیے کہ وہ گھر میں نہیں بلکہ گھر سے باہر ہیں، راستے میں چل رہی ہیں، مرد حضرات اِن کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، ان کو دیکھ کر مرد گناہوں کے مرتکب ہو جاتے ہیں، اس لیے ایک مسلمان عورت کے لیے یہ نہایت ہی نازیبا کام ہیں، اس لیے راہ چلتے ہوئے ان برائیوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

3۔ راہ چلتے ہوئے خاموشی اختیار کریں:

ایک باحیا مسلمان خاتون کی حیا کا تقاضا یہ ہے کہ وہ راہ چلتے ہوئے خاموش رہے تاکہ ان کی باتوں اور گپ شپ کی وجہ سے مرد ان کی طرف متوجہ نہ ہوں اور یہ مردوں کے لیے فتنے کا باعث نہ بنے۔ آجکل نہایت ہی افسوس سے کہنا پڑتا ہے مسلمان خواتین راہ چلتے ہوئے باتیں کیے جاتی ہیں، گپ شپ لگاتی ہیں، حتی کہ۔۔۔اللہ معاف فرمائے۔۔۔بے تکلفی کرتی ہیں، ہنسی مذاق کرتی ہیں اور قہقہے تک لگاتی ہیں، افسوس صد افسوس کیا یہی اسلامی تعلیمات ہیں؟؟ کیا یہ حیادار مسلمان خاتون کی شان کے مناسب ہے؟ جب یہ بات معلوم بھی ہے کہ فتنے کا دور ہے، بے حیائی کا دور دورا ہے، اس کے باوجود بھی گلی کوچوں میں یہ بے شرمی کی حرکتیں ہوتی ہیں، یقیناً ان بے حیائی کی حرکتوں کی وجہ سے متعدد فتنے وجود میں آئے ہیں۔ کیا ان مسلمان خواتین سے اتنا بھی نہیں ہوتا کہ وہ یہ باتیں گھر جا کر کر لیا کریں، آخر راستے میں ایسی بھی کیا ضرورت پیش آجاتی ہے باتیں کرنے کی؟؟ اگر کوئی ضروری بات کرنے کی حاجت پیش آئے تو آہستہ آواز سے بقدرِ ضرورت بات کرلی جائے۔ اور اس سے بڑھ کر افسوس ناک بات یہ ہے کہ دین سیکھنے کے لیے جانے والی بہت سی طالبات کی حالت بھی یہی ہے کہ راستے میں باتیں کرتی ہیں، ہنسی مذاق کرتی ہیں۔۔۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!۔۔۔ان تمام مسلمان بہنوں سے یہی گزارش ہے کہ اسلامی تعلیمات کو سمجھیں اور ان پر عمل پیرا رہیں، اپنی حیا اور عزت کی حفاظت کریں اور ہر اس کام سے بچیں جس سے اللہ تعالی ناراض ہوتا ہو۔

یقیناً اللہ تعالی کی رضا ایک مسلمان خاتون کے لیے سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے!!

4۔راہ چلنے کے متفرق آداب:

- خواتین راہ چلتے ہوئے اپنی حیااور پردے کی خوب حفاظت کریں کہ کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے ذرا سی بھی بے پردگی ہوتی ہواور وہ حیا کے خلاف ہو۔
- خواتین راستے میں بے جا کھڑی ہونے سے اجتناب کریں۔
- اپنے برقعے کا خیال رکھیں۔
- اس انداز سے نہ چلیں کہ جس سے بے حیائی ظاہر ہوتی ہو۔
- بلاوجہ اِدھر اُدھر نہ دیکھیں۔
- اپنے کام سے کام رکھیں۔
- اپنی آواز بلند کرنے سے اجتناب کریں۔
- راستے میں دھیان اور توجہ سے چلیں تاکہ لاعلمی اور بے توجہی میں کوئی نامناسب صورتحال پیش نہ آئے۔
- اگر کوئی بچہ ساتھ چل رہا ہو اور وہ اِدھر اُدھر ہو جائے تو اسے بلانے کے لیے آواز بلند نہ کریں بلکہ از خود چل کر اس کو ساتھ لے لیں۔
- ایسا زیور نہ پہنیں جو بجتا ہو۔
- خوشبو لگا کر باہر نکلنے سے اجتناب کریں، اس سے متعلق وعید آگے مذکور ہے۔

راہ چلنے کے ان تمام آداب واحکام پر عمل کرنے کے نتیجے میں خواتین اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرسکتی ہیں اور اپنی حیااور عزت کی حفاظت کرسکتی ہیں۔

خواتین کے لیے حیااور پردے کی حفاظت سے متعلق چند احادیث مبارکہ

اپنی حیااور عفت کی حفاظت پر عظیم انعام:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب عورت پنج وقتہ نماز ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی حیااور عفت کی حفاظت کرے اور (جائز کاموں میں) اپنے شوہر کی اطاعت کرے؛ تو وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ جیساکہ صحیح ابن حبان میں ہے:

٤١٦٣: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خُمُسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا: دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ».

دنیامیں نازیبالباس پہننے پر شدید وعیدیں:

1۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو جہنمی گروہ ایسے ہیں جن کو میں نے اب تک نہیں دیکھا: ایک تو وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دُم کی طرح کوڑے ہوں گے جن کے ذریعے وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسری وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، (نامحرم مردوں کو) اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی اور خود بھی (ان کی طرف) مائل ہوں گی، ان کے سر بُختی اونٹوں کے جھکے ہوئے کوہانوں کی طرح ہوں گے، ایسی عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو سونگھیں گی حالاں کہ جنت کی خوشبو تو اتنی دور سے سونگھی جاتی ہے۔ جیساکہ صحیح مسلم میں ہے:

٥٧٠٤: حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلاَتٌ مَائِلاَتٌ، رُءُوْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا».

2۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بعض عورتیں دنیا میں تو لباس پہنتی ہوں گی لیکن آخرت میں ننگی ہوں گی۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے:

١١٥- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ! أَيْقِظُوا صَوَاحِبَاتِ الْحُجَرِ، فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ».

لباس پہننے کے باوجود ننگی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یا تو لباس اس قدر چھوٹا ہوگا کہ اس میں ستر نہ چھپ سکے گا، یا اس قدر چست ہوگا کہ جس سے جسم کی ہیئت ظاہر ہوگی، یا اس قدر باریک ہوگا کہ جس سے جسم نمایاں ہوتا ہوگا، اس لیے اس حدیث میں موجود یہ شدید وعید ان تمام عورتوں کے لیے جو ایسا نامناسب لباس پہنتی ہیں۔

مردوں کی مشابہت اختیار کرنے پر لعنت کی وعید:

حضور ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اس آدمی پر جو عورت جیسا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مرد جیسا لباس پہنتی ہے۔ جیسا کہ سنن ابی داود میں ہے:

٤١٠٠: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ.

بد نظری کا ذریعہ بننے پر لعنت کی وعید:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہے بد نظری کرنے والے پر اور اس (عورت) پر جو اپنے آپ کو بد نظری کے لیے پیش کرے۔ جیسا کہ شعب الایمان میں ہے:

٧٣٩٩- عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ».

خوشبو لگا کر نامحرم مردوں کے پاس سے گزرنے پر وعید:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر (بد نظری کرنے والی) آنکھ زناکار ہے، اور جب کوئی عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے تو ایسی عورت زناکار ہے۔

جیسا کہ سنن الترمذی میں ہے:

٢٧٨٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ القَطَّانُ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ الحَنَفِيِّ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ، وَالمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا» يَعْنِي زَانِيَةً.

ان تمام احادیثِ مبارکہ اور تفصیلات سے یہ بات اچھی طرح معلوم ہو جاتی ہے کہ اللہ کے نزدیک عورت کے لیے پردہ کرنا کس قدر پسندیدہ اور اہم ہے۔ اس لیے اس بات کا تقاضا یہ ہے کہ جب عورت کسی ضرورت کے لیے گھر سے نکلے تو اس کو چاہیے کہ ایک تو مکمل پردے کے ساتھ باہر نکلے۔ دوسرا یہ کہ باہر نکلتے وقت ایسا برقعہ نہ پہنے جس سے اس کا پردہ نہ ہوتا ہو، حیا کی حفاظت نہ ہوتی ہو، اور جو مردوں کو اپنی جانب متوجہ کرے، کیوں کہ جس طرح بے پردہ ہو کر نکلنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اسی طرح فیشنی اور چست برقعہ پہن کر باہر نکلنا بھی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ افسوس کہ آجکل بہت سی خواتین زیب وزینت والے فیشنی اور چست برقعے پہنتی ہیں جن سے پردے کا مقصد ہی حاصل نہیں ہوتا، ظاہر ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی ہے جو کہ ایک مسلمان عورت کی شان نہیں ہو سکتی۔

مبین الرحمٰن

نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

03362579499